بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے' حدیث پاک
روزنامہ
نوائے وقت
لاہور ۔ راولپنڈی / اسلام آباد ۔ ملتان ۔ کراچی
منگل' 26 ربیع الاول 1419ھ' 21 جولائی 1998ء
مسلسل اشاعت کے 58 سال

پروفیسر ڈاکٹر ایم اے صوفی کی تازہ تصنیف پختون خواہ کیوں؟ گویا پختون اور غیر پختون کا تنازعہ...... دوسرا رخ ۱۲۸ صفحات پر مشتمل تحریر ہے۔ اس کتاب کے ٹائٹل سبز رنگ میں خان عبدالقیوم خان، سردار مہتاب عباسی، پیر صابر شاہ اور بائیں طرف عبدالغفار خان اجمل خٹک اور شیر پاؤ درمیان ایک طرف میاں نواز شریف اور دوسری طرف ولی خان ہیں۔ ٹائٹل کے بیک پیج پر ایک خفیہ خط ہے جو اس وقت کے گورنر سرحد نے ۲۲ مئی ۱۹۴۷ء کو سر اولیف کیرو نے وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے سیکرٹری سر جے کولیوی کو لکھا کہ اب صوبہ سرحد میں نئے حالات سیاسی طور پر ابھر رہے ہیں۔ میری منسٹری اور عبدالغفار خان نے وہ پراپیگنڈا شروع کر دیا جس کا نظریہ چند ماہ پہلے میں نے ان کو دیا تھا۔ نظریہ کیا تھا؟ کہ ایک پٹھان قومی صوبہ بنایا جائے اور میں نے اس کے عمل کی تجویز بھی ان کو دے دی ہے۔ اب پٹھانوں کے لئے پختونستان کا مسئلہ اٹھانے کی حامی بھر لی ہے۔ اس خط سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ پختونستان کا نظریہ عبدالغفار خان کو انگریز نے دیا تھا اور انگریز کے اشاروں پر یہ سب کچھ کر رہے تھے۔ کتاب کا دیباچہ چیف جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے لکھا ہے اس کتاب میں ایک نایاب تصویر ہے جو ان شکوک وشبہات کو دور کرتی ہے کہ قیوم خان نے غفار خان کی ملاقات قائداعظم سے نہیں ہونے دی۔ یہ ملاقات اپریل ۱۹۴۸ء پشاور میں چار روز تک ہوتی رہی۔ آخر کار قائداعظم نے مایوس ہو کر ۱۲۶ اپریل ۱۹۴۸ء کو ایک عظیم الشان جلسہ کننگھم پارک پشاور میں اپنی ملاقات کے حوالے سے اظہار خیال کیا کہ یہ پاکستان کے ساتھ کبھی بھی نہیں ہوں گے۔ ان پر اعتبار نہ کرنا۔ مصنف نے صوبہ سرحد کی تاریخ، جغرافیہ، ڈیورنڈ لائن جو افغانستان اور پاکستان کے درمیان ہے اس کا پس منظر نہایت تاریخی حوالوں سے دیا۔ صوبہ سرحد کے نام کی تبدیلی نیشنل عوامی پارٹی کا اصل روپ قبائلیوں کی رائے اور مسلم لیگ اور پختونستان کے حقائق پیش کئے۔ نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ عبدالولی خان اکثر قائداعظم کی ذات پر اعتراضات کے جواب میں مولانا مفتی مدرار اللہ مدرار نقشبندی خطیب ضلع مردان کا ایک نایاب جواب بھی اس کتاب میں دیا گیا ہے۔ کہ انگریز کے ایجنٹ عبدالغفار خان کے والد ماجد بہرام خان تھے۔ جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ میں انگریزوں کا ساتھ دیا اور جاگیریں حاصل کیں۔ اس کتاب کو مصنف نے قومی رائے کے طور پر پیش کیا ہے۔ الطاف گوہر، جنرل حمید گل، ڈاکٹر صفدر محمود، عبدالقادر حسن، مجیب الرحمان شامی، سید افضل حیدر، سید احمد حسن اور سید زوار حسن زیدی جیسے محققین کے مضامین بھی شامل کئے اور روزنامہ نوائے وقت کے اداریے دیگر مضامین بھی شامل کتاب کئے گئے۔ تاکہ لسانیت علاقائیت کے زہریلے اثرات سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ مصنف نے اس نفرت اور تعصب والے نام کی مخالفت کی ہے اور نعم البدل نام خیبر، اباسین کھنڈارہ، اسلامیان تجویز کئے ہیں تاکہ صوبہ کے نام کسی لسانی اور زبان کی بنیاد پر نہ ہو۔ اس کتاب کو قائداعظم محمد علی جناح اور سرحد ریفرنڈم کمیٹی کے نام منسوب کیا گیا ہے۔ ۶ جولائی تا ۱۷ جولائی ۱۹۴۷ء میں کام کیا اور صوبہ سرحد مسلم لیگ کی کاوشوں سے پاکستان میں شامل ہوا۔ یہ کتاب آزاد انٹر پرائز ۲۷ ٹمپل روڈ لاہور نے شائع کی اور پبلشر کے نوٹ نے بہت سی چیزوں کا انکشاف کیا کہ اس کے پیچھے اور کیا کیا ہاتھ ہے۔ پبلشر نے ریسرچ کے ذریعے یہ بھی انکشاف کیا کہ عبدالغفار خان کا تیسرا بھائی جس کا سابقہ نام اسلم خان تھا ہندو ہو کر اس نے اپنا نام ٹھاکر دیرم سنگھ رکھا اس کا حوالہ پرکاش جلد ۳۶ نمبر ۱۹/۲۰ لاہور بابو دیوان سنگھ ۱۹۴۲ء آریہ سماجی ہفتہ وار اخبار میں شامل ہے۔ کتاب کے آخر میں اغلاط نامہ بھی شامل کیا گیا اور اس کتاب کی قیمت ۱۱۰ روپے رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب قائداعظم فورم کی تیسری تصنیف ہے جو گولڈن جوبلی کے موقع پر ڈاکٹر صوفی نے پیش کی۔